

خوشا مسجد ومدرسه خانقاہے کہ دروے بودقیل وقال محمد علیہ درلیں

عقيره كي ايميت

يت نقيه عصر حضرت مولا نامفتي محمد المين صاحب دامت بركاتهم العاليه

الثبلان.

تحريك تبليغ الاسلام

مُفتى آباد، شابكوٹ روڈ نزد كھرڑيانوالفيس آباد .

جمله حقوق تجق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب عقیده کی اهمیت مصنف نقیه عصر حضرت مولانا

مفتی محمد امین صاحب دامت بر کاتبم العالیه

اشاعت دوم سان او المحادث المح

قيت

بسمر الله الرحمٰن الرحيم و نحمد ه و نصلى على رسوله الكريم وعلى اله واصحابه اجمعين ـ امابعد!

دین اسلام کے دو حصے ہیں () ایمان وعقیدہ () اعمال (اعمال) یعنی نماز وروزہ حج وز کا قریب بیشک دین کا جز واور فرض قطعی ہیں ان سب کا حساب ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن قیامت کے دن ہوگا۔

میں ان سب کا حساب ہوگا اور ضرور ہوگا لیکن قیامت کے دن ہوگا۔

و نضع المواذین القسط لیوم (القیامة - ﴿ قرآن مجید ﴾ اور قبر میں صرف عقیدہ یو جھا جائے گا۔ سے عمل کے متعلق سوال

اور قبر میں صرف عقیدہ یو جھا جائےگا۔ کسی عمل کے متعلق سوال نہیں ہوگا لہٰذا جس کا عقیدہ درست ہوا اس کی قبر جنت کا باغ بن جائےگی اور وہ تا قیامت قبر میں ہی جنت کی بہاریں حاصل کرلیگا۔ کین جس کاعقیدہ خراب ہواوہ نا مراد دوز خ میں دھکیلا جائےگا۔

آج جننی مذھبی جماعتیں ہیں ﴿ سواولیوں غوثوں قطبوں کی جماعتیں ہیں ﴿ سواولیوں غوثوں قطبوں کی جماعتیں ہیں پرویبگنڈا کررہی ہیں مل عمل عمل مل عمل عمل عقیدہ کی بات ہی کوئی نہیں کرتا اور بیرخارجیوں کا شیوہ ہے اللہ والوں عقیدہ کی بات ہی کوئی نہیں کرتا اور بیرخارجیوں کا شیوہ ہے اللہ والوں ﴿ باقی برصفیۃ کے ﴾

امتنان

بسمر الله الرحم ن الرحيم الحمد لله الذي من علينا الزجعلنا من امة رسوله وحبيبه ونبيه سيد المرسلين وخاتمر النبين اكرمر الاولين والآخرين صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه وعترته الى يومر الدين امابعد!

الله تعالى كالاكهول كرورون بارشكر م كهاى ذات وحدة لاشريك ني مين اثرف المخلوقات مين پيداكر كے

ولقد كرمنا بين آگرمز

وجماعت کے عقائد سے آ راستہ پیراستہ کیا اور بیدہ انعام ہے کہ اس کے مقابلہ میں باقی دنیا بھر کے انعامات بھے ہیں۔ سارے ولیوں، غوبوں، قطبوں کے ذکر وفکر سحر خیزیاں کشف وکرامات آ ہ وفغال اور سارے علماء کرام محدثین عظام کے علوم تصنیفات تحریرات وتقریرات ایک بلڑے میں رکھے جائیں اور عقائد ابلسنت و جماعت دوسرے بلڑ ہے میں رکھے جائیں تو عقائد ہی وزنی ہونگے جیسے کہ آپ زیرنظر بلڑ ہے میں رکھے جائیں تو عقائد ہی وزنی ہونگے جیسے کہ آپ زیرنظر کتاب کا مطالعہ کرتے وقت و کھے لیں گے۔ پڑھیں اور اللہ تعالی کا شکرادا کریں۔

والحمد لله والعالمين والصلاة والسلامر على حبيبه سيدالمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين-

ابوسعيد **محمدا مين** غفرله ولوالدييولا حبابه

بسمر الله الرحمن الرحيم 0 الحمد لله وحدة والصلاة والسلام وعلى من لانبى بعدة وعلى اله واصحابه الذين اوفوا بعهد به اما بعد!

دین کے دوجز ہیں:

ا عقائد الله اعمال

اعمال یعنی نماز روزہ حج زکوۃ کے طور طریقہ میں اختلاف بری بات نہیں بلکہ امت کے والی جان دوعالم صرالشکا ارشادمبارک

ے: اختلاف امتی رحمة ﴿ اوکما قال ﴾ یعنی میری امت کا آپس میں اختلاف رحمت ہے۔

کی بربادی ہے۔عقائد دامیانیات میں اختلاف سراسر تباہی اور آخرت
کی بربادی ہے۔عقائد درست ہوئے تو بخشش کی قوی امید ہے
اورا گرعقائد درست نہ ہوئے تو اعمال خواہ کتنے ہی او نچے کیوں نہ
ہوں بخشش ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتی۔

حدیث پاک سنئے اورایمان مظبوط کیجئے۔

ئىلى ھەرىث پاك ﴾

جس کے راوی سیدنا ابن عائذ ہیں ﴿ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ﴾ فرمایا ایک جنازہ حاضر ہوا اور رسول اللّٰہ ﷺ جنازہ پڑھانے کیلئے تشریف لائے جب جنازہ پڑھانے کیلئے تشریف لائے جب جنازہ پڑھانے کیکے تو حضرت عمر رضی اللّٰہ عنہ فیصل کیا:

لاتصل علیہ یارسول اللہ فانہ رجل فاجر۔
یارسول اللہ کا دیارہ نہ پڑھا کیں کیونکہ میخض بدکارہے۔
یہ س کر رحمۃ للعالمین الماری اللہ اللہ الاسلام کا کوئی کا میت کی سے کسی نے اس شخص ہمیت کی کوئی کام کرتے و یکھا ہوں اسلام کا کوئی کام کرتے و یکھا ہے۔ ایک صحافی نے عرض کیا:

یارسول الله میں نے اس کودیکھا ہے اس نے ایک دن فی سبیل الله پہرہ دیا تھا۔ بین کررحمت کا ئنات وسیر لائل نے اس کا جنازہ پڑھادیا اور پھراس کوقبر میں اتارااور جب اس پرمٹی ڈالی تو فر مایا

ائير عزيز: اصحابك يظنون انك من اهل النار واناا شهد انك من اهل الجنة.

تیرے ساتھی گمان کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے لیکن میں اللہ تعالیٰ کارسول گواہی دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔ پھر فر مایا:

ياعمر انك لاتسل عن إعمال الناس

ولكن تسال عن الفيطرة - ﴿ يَهِي /مثلوة شريف صفحه ٣٣٦﴾ لعن منعات ما نهو

یعنی اے عمر بچھ ہے لوگوں کے اعمال کے متعلق سوال نہیں

ہوگا بلکہ فطرت ﴿ عقا کد ﴾ کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اس حدیث پاک ہے روز روش کی طرح واضح ہوا کہ نجات

کا دار و مدار عقیدہ پر ہے۔عقیدہ درست ہوا تو شخشش کی بہت بڑی

امیدے در نہ خرابی ہی خرابی ہے۔ چنانچہ حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ

علیہ نے اس حدیث پاک کی شرح کرتے ہوئے فرمایا:

فان الاعتبار بالفطرة والاعتماد بالاعتماد مثلوة صفحة ٣١٣ أومرقاة شرح مثلوة صفحة ٣١٣ أومرقا ورعقيد كالم

الحمد للله رب العالمين چونكه اس مرنے والے كاعقيدہ درست تھااس لئے باوجوداس كے كه سيدنا فاروق اعظم رضى الله عنه اس كے فسق و فجوركی گوائی دے رہے ہيں۔ اس مرنے والے كودر بار نبوت سے بين۔ اس مرنے والے كودر بار نبوت سے بين۔ اس مرنے والے كودر بار نبوت سے بخشش اور نجات كى ڈگرى مل گئى۔

اور اس کے برعکس جس کاعقیدہ درست نہ ہووہ کتنے ہی او نچےاورا چھے کمل کرےوہ دوزخی ہےا یسے کی بخشش نہیں ہوسکتی۔

﴿ دوسری حدیث پاک

جس کے راوی سید ناابو ہریرہ صحابی ہیں ﴿ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴾ فرمایا: حنین کی جنگ میں رسول اللہ صحابی ہیں ﴿ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ﴾ کرفر مایا ہے دوزخی ہے اور جنگ شروع ہوئی تو اس شخص نے خوب جو ہر دکھائے مسلمانوں کی طرف سے کا فروں کے ساتھ خوب لڑاحتی کہ اسے کا فی زخم آئے۔ اسلامی اشکر والوں میں سے ایک نے در بار نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ نبوت میں حاضر ہوکرع ض کیا یارسول اللہ جس شخص کے متعلق آپ

﴿ كيا ايباشخص بھی دوزخ جائے گا ﴾ بين كررسول الله عليار ش فر مایا: ہاں بے شک وہ دوزخی ہے۔ بین کر قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں مبتلا ہوجاتے ﴿ كيونكه اگرابياجاں نثار بھی دوزخ جائے گا تو جنت کون جائے گا ﴾لیکن ہوا یوں کہ جب جنگ ختم ہوئی وہ مخض خودکشی کر کے حرام کی موت مرگیا۔ بیدد مکھ کرلوگ رسول اللہ صفی لائن کی طرف دوڑے اور عرض کی پارسول اللہ بیشک اللہ تعالیٰ نے آپ کی بات کو پیچ کردکھایا ہے کہ وہ تخص حرام کی موت مرکر دوزخی ہوا۔ بیان کراللہ تعالیٰ کے سیچے رسول میں لائل نے فرمایا: اللّلہ ا کبر میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کارسول ہوں۔

يابلال قمر فاذن لايدخل الجنة الامؤمن

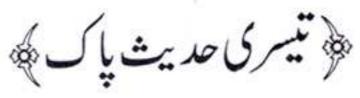
وان الله ليويد هذالدين باالرجل الفاجر-

﴿ صحیح بخاری/مشکوة صفحه ۵۳۳ ﴾

لیعنی اے بلال اٹھ اور اعلان کر کہ جنت میں وہی جائے گا جومومن ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کی تائید وحمایت کسی فاجر شخص ہے بھی کرالیتا ہے۔ ﴿ جیسے کہ اس دوزخی ہے دین کی حمایت کرائی ﴾

یعنی وہ شخص جس نے اسلام کی خاطرخوب جنگ کی وہ منافق تھا ﴿اس کاعقیدہ درست نہیں تھا ﴾۔

ال حدیث پاک ہے بھی ثابت ہوا کہ جس کاعقیدہ درست نہ ہواس کی بخشش نہیں ہوسکتی۔ قابل غور بات ہے کہ اعمال صالحہ یعنی نماز روزہ وغیرہ میں سے فی سبیل اللہ جہاد کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان مال قربان کرنا میں ساونجی نیکی ہے لیکن جس کاعقیدہ درست نہیں جس کے دل میں نفاق ہے ایسا شخص جنت نہیں جاسکتا۔ اس کی تائید میں دواور حدیثیں بھی من لیس کہ قیامت کے دن شجیح العقیدہ مومن کا حماب کس طرح ہوگا اور بدعقیدہ منافق کا حماب کس طرح ہوگا اور بدعقیدہ منافق کا حماب کس طرح ہوگا۔



جس کے راوی سید نا ابن عمر رضی اللّٰدعنهما ہیں فر مایا رسول اللّٰہ

صلی لیں نے اللہ تعالیٰ ﴿ صحیح العقیدہ ﴾ مومن کوایئے قریب کرے گا اور اس براینی رحمت کا دامن رکھے گا اور اس کولوگوں سے چھیائے گا اور فر مائے گااے بندے تونے فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا فلاں وقت فلاں گناہ کیا تھا تو وہ بندہ اقرار کرتا جائے گا ہاں یااللہ مجھ سے بیاگناہ بھی ہوا یہ بھی ہواحتی کہ وہ مومن گمان کرے گا اب میں پچے نہیں سکتا. کہ اجا تک اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے بندے میں نے تیرے گنا ہوں کودنیا میں چھیا نئے رکھا اب میں نے ان گناہوں کو معاف کردیا ہے۔ پھراس کو نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ﴿ جس کی وجہ سے وہ جنت داخل کر دیا جا<u>ات ہے</u> گاگا ہے www.nafs

لیکن کافروں اور منافقوں کے متعلق برملافر مایا جائے گا اے لوگوس لویدوہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ پرجھوٹ بولا تھا لہذا ایسے ظالموں پراللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔



میں ہے جس کے راوی سیدنا ابو ہریرہ صحابی رضی اللہ عنہ ہیں

کے فرمایا رسول اللہ علیہ رسی لیس نے اللہ تعالی منافق کوفر مائے گا اے فلا ل کیا میں نے تجھے عزت نہ دی تھی کیا میں نے تجھے سر داری نہ دی تھی کیا میں نے تجھے تیری ہوی نہ دی تھی کیا میں نے تجھے سواریاں نہ دی تھیں تو وہ منافق کہے گا یااللہ میں تجھ پر ایمان لایا میں نے نمازیں پڑھیں میں نے روزے رکھے میں صدقہ وخیرات کرتار ہامیں نے بیہ کیا وہ کیا اس پراللہ تعالیٰ فرمائے گاتھہر جا ہم تجھ پر گواہ پیش کرتے ہیں وہ سو ہے گا وہ کون ہیں گواہ جومیر سے خلاف گواہی دیں گے تو اللہ تعالیٰ فر مائے گااے فرشتواس کے منہ پر مہر لگا دو پھر حکم ہوگااسکی ران کوگواہی دے اس کا گوشت پوست اور ہدیاں بھی اسکے خلاف گواہی دیں تا کہاس کا کوئی عذر باقی نہرہےاور وہ شخص ﴿ بدعقیدہ ﴾ منافق ہوگااوراس پراللہ تعالیٰ ناراض ہوگا۔ ﴿رواہ مسلم/مشکوٰۃ شریف صفحہ ۵،۸ ﴾ ان دونوں احادیث مبار کہ ہے روز روشٰ کی طرح واضح ہوا کہ دارو مدارعقیدہ اور ایمان پر ہے عقیدہ درست ہوا تو ساری بگڑی بن جائے گی اورا گرعقیدہ درست نہ ہوا تو شخشش نہیں ہوسکتی ۔

﴿ يَا نَجُو بِن حديث يَاك ﴾

فرمایارسول اللہ صفیار سے جنگ میں قبل ہونے والے لوگ تیں فتم کے ہیں ایک وہ مومن جواپنے مال وجان کے ساتھ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کرتا ہے وہ جب جنگ میں شہید ہوجا تا ہے تو وہ ایسا صابر شہید ہے جوعرش الہی کے نیچے عالی شان محل میں ہوگا اس کے درمیان اور نبیوں کے درمیان صرف نبوت کا فرق ہے۔

دوسراوہ مسلمان جس کے اعمال خلط ملط ہوتے ہیں ﴿ کِھُھ اجھے کچھ برے ﴾ جب وہ جہاد کرتے شہید ہوجا تا ہے تو اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ WWW.NAFSEISLAM.COM

ان السيف محا للخطايا۔

کہ تلوار گنا ہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ایساشخص جنت کے جس دروازے سے جا ہے جنت جاسکتا ہے۔

تیسرا وہ منافق ہے جواپی جان ومال کے ساتھ جنگ کرتا ہے وہ جب جنگ میں ماراجائے تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ فذاك في النار ان السيف الإيمحو النفاق ﴿ رواه الدارم / مشكوة صفح ٣٣٥ ﴾ يعنى دوزخ مين اس ليئے جائے گا كەتلوار نفاق كۈبيى مٹا

سكتى-

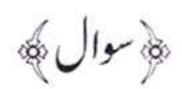
اے میرے عزیز اس حدیث پاک پرغور کر پھرغور کر کہ جس کا عقیدہ درست ہے وہ کتنا ہی گناہ گارتلوار لگتے ہی سارے گناہ معاف ہو گئے اور وہ جنتی ہو گیا لیکن جس کے دل میں نفاق ہووہ اگر دورانِ جنگ اور وہ جنتی ہوگیا لیکن جس کے دل میں نفاق ہووہ اگر دورانِ جنگ لڑتا لڑتا مارا بھی جائے وہ جنت نہیں جاسکتا۔

ای لیئے بعض بزرگان وین نے فرمایا:

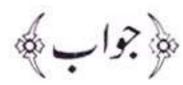
اول الامر الاعتقاد.

لیعنی سب سے اول اور اہم چیز عقیدہ ہے لہذا اگر عقیدہ درست نہ ہوا تو بخشش نہیں ہو سکتی۔

اللهمراحينا وامتناعلى معتقدات اهل السنة والجماعة واحشر نامعهم بمنك وفضلك وكرمك باارحمر الراحمين.



منافق کون ہوتا ہے اور نفاق کیا چیز ہے؟ دلائل سے سمجھایا جائے کیونکہ بعض لوگ منافق کی نشانیوں کوئی نفاق کہد سے ہیں جن نشانیوں کا حدیث پاک میں ذکر ہے کہ منافق جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب جھڑ اکرتا ہے تو گالی گلوچ کرتا ہے۔ و غیر خالك



نفاق ایک قلبی ﴿ ول کی ﴾ بیاری ہے جس کا قر آن مجید میں

يون ذكرآيا ؟: فسى قلوبهمرموض وذادهمرالله مرضاً - ﴿ قرآن مجيد ﴾ مرضاً - ﴿ قرآن مجيد ﴾

یعنی منافقوں کے دلوں میں بیماری ہے اللہ تعالیٰ ان کی اس بیماری کواور بڑھا تا ہے۔

وہ یوں کہ اللہ تعالی اینے حبیب صفر میں عظمت وشان کو بڑھا تا رہتا ہے اور منافقوں کی بوجہ حسد وبغض بیاری بڑھتی رہتی ہے۔ چنانچ تفسیرروح البیان میں ہے:

وحسدا علے مايرون من ثبات اموالرسول علي واستعلاء شانه يوما فيوما فزاد الله غمهم بمازاد في اعلاء امرة ورفع قدرة وان نفوسهم كانت مؤوفة بالكفروسوء الاعتقاد ومعاداة النبي عَلَيُّ - ﴿ رُونَ البيانِ ﴾ یعنی منافق لوگ جب نبی ا کرم صلاللہ کے دین کا ثبات اور سرکار کی رفعت شان کودن به دن برهستاد کیصتے ہیں تو ان کی غم کی بیاری بھی اتنی ہی بڑھتی رہتی ہے جتنا سر کار کا مرتبہ اور مقام بڑھتار ہتا ہے آورمنا فقوں کےنفوس بوجہ *گفراور بدعقید گی کےاور بسبب رسول اللہ علی دیا* کی دشمنی کے موؤف ہو چکے ہیں۔ نیز میاں عبدالرشیدصاحب نے فر مایا: منافق وہ ہیں جواسلام کے دعو پدارتو ہیں مگران کے دل حضور ا کرم صلی الله علیه وسلم کی محبت سے خالی ہیں۔ اورالصارم المسلول ميں ہے: لان الايــمــان والنفاق اصله في القلب ﴿ الصارم المسلول لا بن تيميه صفحه ٣٨ ﴾

یعنی ایمان اور نفاق کا تعلق دل ہے ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ نفاق صرف نشانیوں کا نام نہیں بلکہ یہ ایک قلبی چیز اور روحانی بیاری ہے اور بیالی بیاری ہے جس کی وجہ سے انسان کا فروں ہے بھی بدتر ہوجا تا ہے۔

چنانچ قرآن مجید میں ہے:

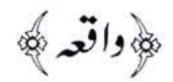
آن المنافقين في الدرك الاسفل من الناد -بي شك منافق لوگ دوزخ مين كافروں سے بھی ينچ ہونگے۔

اورالصارم المسلول میں ہے: ﴿ اللّٰ اللّٰمِسَافِقِينَ

آسىؤ حالامن التكفار۔ ﴿ صفحه ١٨٦﴾ يعنى منافق لوگ كافروں سے بھى بدتر ہیں۔

اور نفاق وہ بیاری ہے جس کی وجہ سے دل میں رسول اللہ صدراللہ کی عظمت اور محبت نہیں رہتی بلکہ محبت کی جگہ بغض بیدا ہوجا تا ہے۔ جیسے کہ بیجھے مذکور ہوا۔ جس کی وجہ سے منافق حبیب خدا سیدا نبیاء صداللہ کی شان رفع کو گھٹانے میں لگار ہتا ہے کیونکہ نفاق کی سیدا نبیاء عظم کی شان رفع کو گھٹانے میں لگار ہتا ہے کیونکہ نفاق کی

خصلت ہی الیں ہے: النف اق یورٹ الاعتراض سینی نفاق اعتراض پیدا کرتا ہی رہتا ہے۔ جیسے کہ مولانا سید غلام جیلائی شاہ صاحب نے ایک واقعہ بیان فرمایا۔



مولا نا سیّدغلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے استادگرامی قدرمولا نا سیّداح به سعید شاه صاحب کاظمی رحمته اللّٰدعلیه نے مجھے سید دوعالم صدر لاہا کی زیارت کرائی تھی وہ یوں کہ میں راولپنڈی کے ایک وینی مدرسہ میں پڑھتا تھا وہاں کا استاد بہت گتاخ تھاوہ اللہ تعالی کے حبیب میں کی شان میں ایسی باتیں کہہ جاتا تھا جن باتوں کو لکھتے ہوئے قلم لرز جاتا ہے۔مولانا سیدغلام جیلانی شاہ صاحب نے فرمایا میں نے بیسارا واقعہ گولڑہ شریف میں حاضر ہوکر حضرت بابوجی صاحب رحمته الله علیه کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فر مایا اگرایمان بچانا ہے تو اس مدرسہ کو چھوڑ دو میں نے یو چھا کہ پھر میں کدھر جاؤں تو بابوجی رحمتہ اللہ علیہ نے فر مایا

آ پ ملتان شریف میں علامہ کاظمی شاہ صاحب کے مدرسہ میں چلے جائيں اور وہيں جا كريڑھيں چنانچہ ميں جب ملتان شريف حاضر ہواتو حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب نے حالات پوچھ کرفر مایا اچھا ہوا کہ ایمان بچا کرنگل آئے۔مولانا غلام جیلانی شاہ صاحب فر ماتے ہیں میں نے یو حیصاو ہاں کونسی بات تھی کہ میراایمان ضائع ہو جاتا حضرت کاظمی شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم لوگ حضور صلح اللہ کے کمالات بیان کرتے ہیں اور وہ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ سرکار نبی كريم صلاللم مين نقص اور عيب وهونڈ نكاليں ﴿العياذ باللہ ﴾ بتاؤ تمہیں حضور نبی کریم صدالا کے کمالات بیند ہیں یا آپ برعیب وافتر ا ببندے میں نے کہا مجھے تو کمالات پبند ہیں اس برغزالی زمال نے فرمایا آج رات تم سوو گے تو انشاء الله تمهیں سیّد الانبیاء صلیلاً کی زیارت نصیب ہوگی سرکارخود کرم فر مائمنگے تو خودحضور سے یو چھ لینا کہ کہاں پڑھنا بہتر ہے۔سیدغلام جیلانی شاہ صاحب فرماتے کہ میں جب سویا تو اسی رات حضور صیر لائل کی زیارت سے مشرف ہوا سرکار صلاللہ نے جو پہلی بات فر مائی وہ پتھی :اچھاہواتم اس مدرسہ میں

آ گئے تمہارا ایمان نے گیا۔ یہ من کر میں نے خواب ہی میں عرض کیا حضور وہاں ﴿ پہلے مدرسہ میں ﴾ کوئی خرابی تھی جس سے میرا ایمان ضائع ہو جاتا اس پر سرکار وہ کور نے فرمایا وہ لوگ مجھ میں عیب و طونڈ تے اور نقص تلاش کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور ﴿ حضرت غزالی زماں ﴾ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا جبکہ یہ لوگ میرے کمالات تلاش کرتے اور بیان کرتے رہتے ہیں بناؤ تہ ہیں میرے کمالات سننا پہند ہیں یا عیب سننا میں نے عرض کیا حضور مجھے میں جا کے کمالات پہند ہیں یا عیب سننا میں نے عرض کیا حضور مجھے آپ کے کمالات پہند ہیں ۔

سیدغلام جیلانی شاہ صاحب سے فرمایا جب میں غزالی زماں ﴿
علامہ کاظمی شاہ صاحب ﴾ کے پاس سبق پڑھنے کیلئے حاضر ہوا تو
آپ نے فرمایا رات والے خواب کا حال سناؤ۔ میں نے سارا خواب
بیان کیا تو بہت خوش ہوئے اور مجھے سرکار میرائی کی زیارت پرمبار کباد
دی اور فرمایا میں نے بھی تو یہی بتایا تھا۔

ماہنامہ السعید ملتان ماہ شوال سماجے فروری ۱۹۹۸ء ﴾ اسی بیاری کی وجہ ہے منافقین جب احادیث مبارکہ میں رحمة للعالمین صفی کی شان وعظمت (۱) دیکھتے ہیں تو اگر مگر کے چکر چلا کر مانے سے انکار کردیتے ہیں۔ چنانچہ نوربصیرت والوں نے فرمایا جو نبی علیہ السلام کا کلمہ نہ پڑھے وہ کا فرے اور جو نبی علیہ السلام کا کلمہ نہ پڑھے وہ کا فرے اور جو نبی علیہ السلام کا وہ منافق ہے۔

اور نفاق ایک ایسی بیماری ہے جو انکار واعتراض پیدا کرتی ہے۔ الانفاق یورٹ الاعتراض والانتحار۔

اوراس کے برعکس ایمان ہے جو کہ انکار اور اعتراض کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تفيرروح البيان ميں ہے: الايسان يقطع

الانكار والاعتراض ظاهرأ وباطنأ

کیونکہ ایمان ہے اقرار باللمان اور تصدیق بالقلب یعنی زبان کے ساتھ اقرار کرنااور دل ہے تصدیق کرنااور تصدیق کہتے

(۱) حبیب مکرم رسول محترم باعث ایجاد عالم صفراتیکی عظمت وشان د کیھنے کیلئے کتاب''البرھان''نیز دیگر کتب اہلسنت کا مطالعہ کریں۔

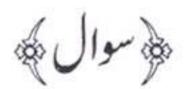
بیں گروید گی کو۔ ﴿ مقدمه فناوی عالمگیری ﴿ مقدمه فناوی عالمگیری ﴿ نیز الصارم المسلول میں ہے:

التصديق موتعظيم الرسول واجلالهُ. ﴿الصارم المسلول صفحه ۵۱۸﴾

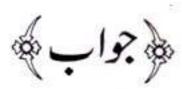
تصدیق نام ہے حبیب خدا ہے لائے کے تعظیم اور تو قیر کا اور جب مومن کے دل میں رحمت کا کنات سید العالمین کی تعظیم و تو قیر مومن کے دل میں رحمت کا کنات سید العالمین کی تعظیم و تو قیر بیٹے جائے گی تو سارے اعتراضات و غیرہ خود بخود ختم ہوجا کیں گے۔ جیسے کہ ابوجہل نے معراج کا واقعہ سنا اور بھاگا بھاگا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاک پہنچا اور واقعہ معراج بیان کر کے پوچھا:

اے ابو بکر! اب آپ کا کیا خیال ہے تو فر مایا: میں اس کواول اسارے تا آخر مانتا ہوں کیونکہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ سارے تا آخر مانتا ہوں کے سردار ہیں تو دل میں گیسے کوئی اعتراض یا انکار رہ سکتا صدیقوں کے سردار ہیں تو دل میں گیسے کوئی اعتراض یا انکار رہ سکتا

الحاصل مومن کے دل میں جب رسول مکرم حبیب معظم رحمت دوعالم صورتوری تعظیم وتو قیر بیٹھ جاتی ہےتو وہ ہرشان وعظمت والی بات کو دل سے مان لیتا ہے بلکہ جتنی عظمت ورفعت کی باتیں د بکھتا سنتا ہے اس کا دل باغ باغ ہوتا جاتا ہے۔سیدی وسندی محدث اعظم یا کتتان رحمة الله علیہ فر مایا کرتے تھے:



یہ بات سلیم کرتے ہوئے کہ نجات کا دارومدارعقیدے پر ہے گئین ہرگروہ ہر جماعت والے یہی دعوے کرتے ہیں کہ ہم حق پر ہیں۔ ہماراعقیدہ سجیح اور سچا ہے تو کیوں نہ کہا جائے کہ سارے کلمہ گو حق پر ہیں اور سب بخشش کے حقدار ہیں۔



یہ کہنا کہ سارے گروہ اور ساری مذہبی جماعتیں حق پر ہیں اور سب کی ہخشش ہوجائے گی بیسراسر غلط اور قرآن وحدیث کو جھٹلانے کے مترادف ہے کیونکہ قرآن مجید میں کلمہ گونمازیوں ،روزہ داروں کے متعلق فرمایا ہے:

ان السمنافی قیر مایا ہے:

ان السمنافی قیرن فی الدرك

الإسفل من النار-

بینک منافق لوگ دوزخ میں سب سے ینچے درجے میں ہونگے۔

نيزقرآن مجيد مين مي وعدالله المنافقين

والمنافقات والكفار نارجهنمر

یعنی اللہ تعالیٰ نے منافق مردوں اور منافق عورتوں سے دوزخ کاوعدہ کررکھاہے۔

نيزقرآن مجيدميں -: ويعذب الله المنافقين

والمنافقات والمشركين والمشركات

یعنی الله تعالی منافق مردوں اور منافق عورتوں کو نیز مشرک مردوں اورمشرک عورتوں کوعذاب میں ڈالے گا۔

نيزقرآن مجيد مين م: ان الله جامع المنافقين

والكافرين في جهنمر

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ منافقوں اور کا فروں کودوزخ میں اکٹھا کرےگا۔

مندرجہ بالا آیات قرآئیہ میں غور کریں کہ منافقوں کا کیا انجام ہوگا۔ حالانکہ منافق لوگ کلمہ کو ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں روز سے رکھتے ہیں، جج کرائے ،زکو قادیتے اور جنگوں میں بھی شریک ہوتے ہیں۔ جب ایسے نمازیوں، روزہ داروں کا بیا نجام ہے تو یہ کہنا سراسر غلط ہوگیا کہ ہر کلمہ گو بخشش کا حقدار ہے۔زاں بعد حدیث مبارکہ من لیجئے تا کہ دل میں کی قشم کا شبہ نہ رہ جائے۔



ان بنى اسرائيل تفرقت على ثنتين

وسبعين ملة وتفترق امنى على ثلاث وسبعين ملة كلهمر في النار الاملة واحدة قالوا من هي الرسول الله قال ماانا عليه واصحابي - ﴿ رواه الرندى ﴾ وفي رواية احمد وابي داود عن معاوية ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة - ﴿ مثلوة باب الاعتمام بالكتاب والنة ﴾ لعن في النارية المرافع المنارية المناري

لیمنی فرمایا رسول اللہ ویکورٹی نے بینک بی اسرائیل بہتر گروہوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر گروہوں میں بٹ جائے گی جن میں سے بہتر گروہ دونرخ جا آئیں گے اور صرف ایک جنت جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیایار سول اللہ وہ نجات پانے والا گروہ کون ہوگا تو فرمایا وہ گروہ ہے جومیر سے اور میر سے صحابہ کرام کے طریقے پر ہوگا اوراس کا نام جماعت ہے۔

الحمد للله رب العالمين! اس حديث پاک سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ سارے کلمہ گوخق پراورجنتی نہیں بلکہ ان تہتر گروہوں میں سے صرف ایک گروہ وہ جو بخشش کا حقد ارہے باقی سب دوزخی

ہیں۔ نیز اس مندرجہ بالا حدیث اور قرآن پاک کی آیات مبارکہ سے ثابت ہوا کہ ریہ پر و پیگنڈ اسراسر غلط ہے کہ سارے ہی بخشش کے حقدار ہیں۔

اے میرے مسلمان بھائی مندرجہ بالا چاروں احادیث مبارکہ پرغور کراورسوچ پھرسوچ کہ بیارشادات مبارکہ کسی فرقہ باز ملاں مولوی کے نہیں بلکہ بیاس اصدق الصادقین میروش کے ارشادات مبارکہ ہیں جس کا کلمہ پڑھ کرہم مسلمان کہلاتے ہیں اس کے باوجود مبارکہ ہیں جس کا کلمہ پڑھ کرہم مسلمان کہلاتے ہیں اس کے باوجود اگرتو یہی رٹ لگا تارہ کے کہ سبٹھیک ہیں سب جنت کے حقدار ہیں تو تو خود بدعقیدہ ہے تو در پردہ اللہ تعالیٰ کے سے رسول میروش کو معاذ اللہ کم معاذ اللہ کی غلط کہہ رہا ہے ﴿ خاک بدیمن گستاخ ﴾ معاذ اللہ کم معاذ اللہ کی غلط کہہ رہا ہے ﴿ خاک بدیمن گستاخ ﴾ اللہ تعالیٰ ہم سبکو باادب رکھے۔

نیز بیفرمان کہ جنتی گروہ وہ ہے جومیرےاور میرے صحابہ کرام کےطریقے پرہوگا۔

الحمد للدرب العالمين وه گروه اہلسنت و جماعت كا ہے كيونكہ تمام صحابہ كرام ادب ميں رئكے ہوئے تھے اگر كسى وقت رسول اكرم عياداللم نے صحابہ کرام سے پوچھا بتاؤید کون سادن ہے یا کوئی جگہ ہے تو صحابہ کرام کا جواب ہوتا: اللّٰہ و رسولہ اعلم۔

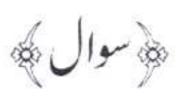
یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کا پیار ارسول جانتے ہیں۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیہ بھی بھی نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ جانے رسول کو کیا خبر لہذا ایسا کہنے والے کہ رسول کو کیا خبر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے پر ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔

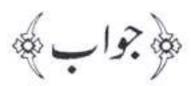
اللہ تعالیٰ ہمیں اہلسنت و جماعت گروہ کے ساتھ وابستہ رکھے کیونکہ یہی گروہ ناجی ہے یہی جنت جائے گا۔

اللهمر ثبتنا العلاقة المالتاة المالسنة واحشرنا معهم بمنك وفضلك وكرمك ورحمتك ياارحم الراحمين بجالامن اتخدته حبيباً في الدنيا والآخرة.

صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه واذواجه الطاهرات امهات المومنين الى يومر الدين والحمد لله رب العالمين.



اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ نجات پانے والا گروہ صرف اہلسنت و جماعت ہے؟



اس کا ثبوت رسول اللہ سیر کی حدیث پاک سے نیز علمائے کرام محدثین عظام اور بزرگان دین کے اقوال مبارکہ سے پیش کیا جاتا ہے۔ پیش کیا جاتا ہے۔

WWW.NAFSEISLAM المنظم عديث يأك

عن ابن عمر عن النبي رَعْلُو قال تبيض

وجولااهل السنة وتسود وجولااهل البدع

﴿ تفسيرمظهري سوره آل عمران ﴾

زيرآيت مباركه يـ ومرتبيض وجـ ولاوتسـ ود

وجولا_

یعنی قیامت کے دن اہلسنت کے چبرے جیکتے ہوئے اور بدند ہوں کے چبرے سیاہ ہونگے۔ ﴿اقوال مبارکہ ﴾

حدیث مبارکہ کہ میری امت کے تہتر فرقے ہوئے جن میں سے صرف ایک گروہ دوزخی ہوئے جن میں سے صرف ایک گروہ دوزخی ہوئے یہ حدیث پاک بیان کر کے حضرت ملاعلی قاری رحمة الله علیہ نے فرمایا:

ف لاشك ولاريب الهي المالسنت المسته WWW NAFSEISI AM COM

والجماعة ومرقاة شرح مثكوة ﴾

یعنی اس بات میں شک وشبہ ہیں ہے کہ نجات پانے والی جماعت اہلسنت و جماعت ہیں۔

P

غوثوں کے غوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرۂ کا فرمان عالی شان: واما السنت، والمحماعة والمالين المسنت، والمحماعة والمالين المسنت والمحماعة والمالين المحماعة والأروه المسنت وجماعت كالروه به نيز سركارغوث اعظم قدس سرة ني ايمان والول پرلازم قرار ويا كدوه المسنت وجماعت كي اتباع كرين فرمايا:

فعلى المؤمن اتباع السنة والجماعة.

سیدناامام ربانی مجدد ومنورالف ثانی قدس سرهٔ نے فرمایا:

شیخ ﴿ پیر ﴾ اپ مریدوں کواس بات کی تقیحت کرے

کہ وہ اپنے عقا کد نجات پانے والی جماعت لیعنی اہلسنت

وجماعت کے موافق رکھیں اور اس بات کی تا کید کرے کہ وہ

فقہ کے ضروری احکام سیکھ کران پڑمل کریں کیونکہ اس راہ میں

بغیران دو پروں بعنی عقیدہ اور کمل کے اُڑنا محال ہے۔ ﴿ مِدِ اِنْ مَا اِنْ مُعَالَ ہے۔ ﴿ مِدِ اِنْ مِدَا

(4)

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرهٔ کا دوسرا ارشاد

مبارک: آصل مقصدیه ہے کہ جمیں عقائداہلسنت و جماعت عطا ہوئے اس دولت کے ہوتے ہوئے اگر جمیں پیاحوال ومواجیر عطا کئے جائلی تو بیراللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور اگریہ احوال ومواجید نہ بھی ملیں تو ہم اہلسنت و جماعت کے عقائد کو کافی جانتے ہیں کیونکہ جب بیددولت ہے تو سب کچھ ہے ورنہ کچھ بهحى حبيل كيونكه احوال ومواجيد جوبغير عقيده اہلسنت وجماعت کے ہوں ہم اے استدراج اور سراسر خرابی جانتے ہیں۔ ﴿ مُتَوْبَاتِ مُجِدِد بِيمَتُوبِ ١٤ جِلدسوم ﴾ www.(AFA)LAM.COM سيدنا امام رباني مجدد الف ثاني قدس سرهٔ كا تيسرا ارشاد گرامی: آ دمی کیلئے اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرهٔ کا تیسرا ارشاد
گرامی: آدمی کیلئے اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق
عقیدہ رکھنے کے سوا چارہ نہیں تا کہ آخرت کی کامیابی اور نجات
طاصل ہو کیونکہ اہلسنت و جماعت کے خلاف عقیدہ رکھنا زہر
قائل ہے جو کہ ہمیشہ کی موت اور دائمی عذاب کا سبب ہے۔ ممل
میں کوتا ہی ہوتو نجات کی امید کی جاسکتی ہے لیکن اگر عقیدہ میں

کوتا ہی ہوتو بخشش کی گنجائش ہیں رہتی۔ ﴿ مکتوب ۱۲ جلد سوم ﴾ سيدناامام ربائي مجدد ومنورالف ثاني قدّس سرهٔ كاچوتها فرمان ذيثان فرمايا: دين كے دوجزوہیں الم عقيدہ کا الم عمل کا کیکن عقائد دین کے اصول میں سے ہیں اور اعمال فرع ہیں لہذجس کے عقا ئد درست نہیں وہ نجات نہیں یا سکتا اور اس کے حق میں عذاب الہی سے خلاصی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ ہاں جس کے عقا ئد درست ہوں اگر اعمال صالحہ نہ ہوں اس کی نجات کی امید کی جاسکتی ہے۔ ایک مکتوب کا جلدسوم ک سيدنا امام رباني مجدد الف ثاني قدس سرهٔ كا يانچوال ارشاد گرامی: پس جاہئے کہ اپنا عقیدہ اہلسنت و جماعت کے عقائد کے مطابق رکھے اور زیدوعمر کی بات پر کان نہ دھرے دوسروں

كى لفاظيو ں اور بناوٹی باتوں پر اعتبار کرنااینے کونتاہی میں ڈ النا ہے۔﴿ مُتوبِ٢٥١ جلداول ﴾

سيدناامام رباني مجد دالف ثاني رضي الله عنه كالجحثا فرمان عالي شان ۔ فرمایا: اہلسنت و جماعت جو کہ نجات یانے والی جماعت ہے کی پیروی کے بغیرنجات کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔اگر بال برابر بھی انکی مخالفت ہوئی تو خطرہ ہی خطرہ ہے اور پیر بات کشف میں ہے جھی یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے اس کئے اس میں غلطی کا احتمال نہیں ہے لیں خوش نصیب ہے وہ مخص جس کواہلسنت و جماعت کی پیروی کی تو فیق ملی اوران کی تقلید كا شرف حاصل ہوا اور ہلاكت ہے ان لوگوں كيلئے جو اہلسنت وجماعت کے خلاف چلے اور ان سے منہ موڑا اور ان کی جماعت سے نکل گئے اور خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی مراه کرتے ہیں۔ ﴿ مکتوب ۵۹ جلد دوم ﴾

سیدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرهٔ کا ساتواں ارشاد مبارک فرمایا: متقلمندوں پر پہلافرض ہے ہے کہ وہ اہلسنت

وجماعت کے مطابق اپنے عقائد درست کریں کیونکہ اہلسنت وجماعت ہی جنتی کروہ ہے۔ ﴿ مکتوب ۲۲۲ جلداول ﴾ (۱۰)

امام ربانی خواجہ مجد دالف ثانی کا آٹھواں قول مبارک فرمایا ماصول میں افعال میں اضعال میں اضعال میں اصول میں فروع میں اہلسنت و جماعت کے ساتھ مطابقت رکھنا ہے کیونکہ یہی جنتی گروہ ہے اور اہلسنت و جماعت کے سوا حینے گروہ ہیں وہ ہلا گت کے گنار ہے پر ہیں ۔ آج اس کوکوئی جانے نہ جانے مگر کل قیامت کے دن ہر شخص جان لے گامگر اس وقت کا جاننا کام نہ آئے گا۔ یا اللہ جمیں بیدار کراس سے اس وقت کا جاننا کام نہ آئے گا۔ یا اللہ جمیں بیدار کراس سے کہا کہ جمیں موت بیدار کر اس سے کے گئار کے۔

حضور امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرهٔ کا نواں ارشاد گرامی۔آپ دعاکرتے ہیں:

اللهم ثبتنا على معتقدات اهل السنة

والجماعة وامتنافي زمرتهمر واحشرنا معهمر-﴿ مُتَوبِ٢٢ جلد دوم ﴾

یااللہ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقا کد پر ثابت قدم رکھاور ہمیں ای گروہ کے ساتھ موت دے اور ہمارا حشر اسی جماعت کے ساتھ کر۔

اے میرے عزیزاے میرے آقا کے بھولے بھالے امتی!

ذراغور کراورسوچ پھرسوچ کہ اس ولیوں کے ولی نے عقا کہ اہلسنت
وجماعت پراتنا زور کیوں دیا ہے۔ یہ اس لئے کہ کہیں ہم لوگ
دوسروں کی بناوٹی باتیں بن کران کے پیچھے نہ لگ جائیں اور اپنی
آخرت تباہ نہ کر بیٹھیں۔

فافهمرولا تكن ممن الممترين.

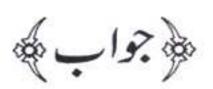
ابوسعيدغفرله

اورسیدناامام ربانی مجد دومنورالف ثانی قدس سرؤکوئی معمولی ہستی نہیں اور نہ وہ کوئی فرقہ باز ملاں مولوی ہیں بلکہ بیہ وہ دین کا ستون ہیں جن کو اپنوں برگانوں سب نے خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ چنانچہ مولوی اساعیل دہلوی نے مندرجہ ذیل القابات کے ساتھ یادکیا ہے: حضرت امام ربائی قیوم زمانی حضرت شیخ احمد محددالف ثانی۔ ﴿ صراط متنقیم صفحہ ۱۳۲۱ ﴾ نیزنواب صدیق حسن خان بھویالی لکھتے ہیں:

الشيخ احمد بن عبد الاحد بن ذين العابدين الفاروقي السرهندي بلدة عظيمة بين دهلي ولا هور وهو المعروف بمجدد الالف الثاني كان عالما عاملا عارفا كاملا فينتهي نسبه الى الفاروق (ابجد العلوم صفح ۲۲۵ جلام)



عقائد پرصرف امام ربانی مجددالف ثانی نے ہی زور دیا ہے یاکسی اور بزرگ نے بھی کچھفر مایا ہے؟



سارے ولیوں ،قطبوں ،غوثوں کا یہی فرمان ہے کہ اپنے

عقا کد نجات پانی والی جماعت ﴿اہلسنت وجماعت ﴾ کے مطابق کھیں۔ چنانچے حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللّٰدعلیہ کاارشادگرامی گزرا۔

فلاشك ولاربب انهمر اهل السنت، والجماعة - ﴿مرقاة﴾

یعنی اس بات میں شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ نجات پانے والی جماعت صرف اہلسنت و جماعت ہے۔

غوثوں کےغوث محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی قدس سرۂ کا فرمان عالی شاق MWW.NAFSEISLA!! قدس سرۂ کا فرمان عالی شاق WWW.NAFSEISLA!!

واما السوقة الناجية فهى اهل السنته والمحماعة والمحماعة والمحماعة والمالبين المحماعة والمالبين المحماعة والمالبين المحماعة وجماعت كالروه المسنت وجماعت كالروه م

علامه طحطا وي رحمة الله عليه كاقول مبارك:

فعليكر معاشر المؤمنين باتباع الفرقة

الناجية المسماة باهل السنة والجماعة فان نصرة الله تعالى وحفظه وتوفيقه في موافقهم وخذلانه وسخطه ومقته في مخالفهم - ﴿المحة الوهابيه تأثل﴾ یعنی اے ایمان والوتم پر لازم ہے کہتم نجات یانے والی جماعت جس کا نام اہلسنت و جماعت ہے کی اتباع کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کی حفاظت اور الله تعالیٰ کی تو فیق اہلسنت و جماعت کی موافقت میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضکی اور خذلان اہلسنت و جماعت کی مخالفت میں ہے۔

نیز خواجہ عبید اللہ احرار قدس سرہ نے فرمایا: اگرتمام احوال ومواجید ہمیں عطا کردیئے جائیں لیکن ہمیں اہلسنت وجماعت کے عقا کدسے آ راستہ نہ کیا جائے تو ہم اسے سراسر خرابی ہجھتے ہیں اورا گرتمام خرابیاں ہم پرجمع کردی جائیں اور ہمیں اہلسنت وجماعت کے عقا کہ سے سرفراز کردیا جائے تو ہمیں کچھ ڈر جماعت کے عقا کہ سے سرفراز کردیا جائے تو ہمیں کچھ ڈر جہیں۔ ﴿ تذکرہ مشاکح نقشبندیہ ﴾

سیدنا امام غزالی قدس سرهٔ کا فرمان عالی شان: پس جوتمام جہانوں کی غذا ہے بینی عقائد اہلسنت و جماعت اسے ہم بیان کرتے ہیں تاکہ ہرکوئی اس عقیدے کواپنے دل میں جگہ دے کیونکہ بیعقیدہ اس کی سعادت کا بیچ ہوگا۔

(۱۲)

خواجه عبدالشكورسالمي رحمة الله عليه كاارشادگرامى:

آپ نے بيه حديث پاك بيان كرك كه ميرى امت كتهتر فرق موظ باقى سب فرق موظ باقى سب مرف ايك گروه جنتى موظ باقى سب دوزخ جا ئينگه ، فرمايا: وهي اهل السنة والجماعة -

(14)

قطب ربانی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرۂ کا ارشاد مبارک۔ آپ نے اولیاء کرام کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا: ولی کی دیکرعلامت میہ ہے کہ وہ طریق میں داخل ہونے سے

پہلے عقا ئداہلسنت و جماعت سے داقف ہو۔ ﴿ انوار قد سیہ ﴾

(1)

حضرت خواجه عبدالعزيز دباغ قدس سرهٔ كاارشادمبارك:

ان لایفتح علے العبد الا اذا کان علے

عقيدة اهل السنة والجماعة وليس للهولي

علے عقیدة غیرهمرولوكان علیها قبل الفتح

لوجب عليه ان يتوب بعد الفتح ويرجع الى

عقيدة اهل السنة (الايرية)

لعنى كسى ايسے بندے كوجس كاعقيدہ اہلسنت وجماعت كا

عقیدہ نہ ہوا ہے ولایت نہیں مل سکتی اور کوئی ولی ایسانہیں جس کاعقیدہ

اہلسنت و جماعت کے خلاف ہوہاں اگر اللہ تعالیٰ کسی بندے کو

ولایت عطا کرنا جاہے تو اس بندے پر واجب ہوگا کہ وہ اہلسنت

و جماعت کے عقا کد کواپنائے۔

19

خواجه خواجگان خواجه باقی بالله قدس سرهٔ کا فرمان ذیشان ـ

فرمایا ہمارے طریقے کا دار ومدار تین چیز وں پر ہے: ا۔ اہلسنت وجماعت کے عقائد پر ثابت قدم رہنا۔

۲۔ دوام آگائی سے عبادت

لہٰذا اگر کسی کو ان تینوں چیز دں میں سے ایک میں خلل آ جائے تو وہ ہمارے طریقے سے خارج ہو جائے گا۔

﴿ حالات مشائخ نقشبنديه ﴾

حضرت مرزاجان جانال رحمة الله عليه كاقول مبارك:

عقيده ابلسنت وجماعت كالمتزم بوكر حديث وفقه سيكهنا

چا**بیئے۔﴿ حالات مشائحُ نقشبندیہ**﴾

اور میہ تجربہ سے بھی ثابت ہے کہ جولوگ عقائد اہلسنت و جماعت سے الگ ہوکر قرآن وحدیث سیھتے ہیں وہ گراہی میں و محلیلے جاتے ہیں وہ خود بھی گراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گراہ کرتے ہیں۔قرآن مجید خود فرمارہا ہے:

يضل به كثيرا ويهدى به كثيرا_

نیز بزرگان دین کاارشاد ہے:

الاحادیث مضلة الاالفقها۔ ﴿ اقامة القیامة ﴾ الله تعالی جمیں ایسے لوگوں سے بچائے۔

(۲)

حضرت خواجه نورمحمه بدایونی رحمة الله علیه نے فر مایا: عقیدہ اہلسنت و جماعت کولازم پکڑو۔

ردا عد ﴿ حالات مشاكُخُ نَقْشبنديهِ ﴾

(77)

قطب رباني امام عبدالوهاب شعراني قدس سرهٔ كا فرمان عالى

ثان: المرادبالسواد الاعظمرهمرمن كان اهل

السنة واجماعة ولو واحدا فاعلم ذالك

﴿ميزان شريعت كبرى ﴾

یعنی سواد اعظم سے اہلسنت و جماعت مراد ہیں خواہ وہ ایک ہی ہو۔اےعزیز اس کو جان لے۔

ظاہر ہے کہ جیسے جیسے قیامت قریب آتی جائے گی اہل حق

اہلسنت کم ہوتے جا نمینگے اور بدند ہب زیادہ ہوتے جا نمینگے جیسے کہ ارشادگرمی: شعر لایزالون پہخر جون۔

قیامت کے نزدیک بدعقیدہ لوگ زیادہ ہوتے جا کھنگے اس بات کود کھے کر کچھ لوگ بغلیں ہجاتے ہیں کہ دیکھ لوہم زیادہ ہیں لہذا سواداعظم ہم ہیں اس کے پیش نظراس ولیوں کے ولی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ نے فرمایا: اہلسنت وجماعت ہی سواداعظم ہیں خواہ وہ ایک ہی رہ جائے۔

خواجه خواجگان خواجه محمد بن سلیمان جزولی قدس سرهٔ کی دعاء: ۱۹۷۳ NAFSEISI AM COM

السلهمر امتنا على السنة والجماعة والشوق الى لقائك ياذالجلال ولا تحرامية ﴿ دَلاَكُ الخيرات ﴾ الى لقائك ياذالجلال ولا تحرامية عقائد پر اورائ دربار يا الله جميل ابلسنت وجماعت كے عقائد پر اور اپنے دربار حاضری كے شوق پر موت دے يا ذولجلال ولاكرام۔

rr

خواجه خضر اور خواجه الياس نيزتمام اوليائے كرام مسلك

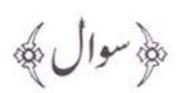
اہلسنت پر ہیں۔

قطب زمان خواجہ یعقوب چرخی قدس سرہ نے فرمایا: واضح ہوکہ خواجہ خصر اور خواجہ الیاس کے نز دیک سب

کے سب اولیائے کرام خواہ وہ حاضر ہوں غائب وہ سب مسلک اہلسنت وجماعت پر ہیں۔ ﴿رسالہ ابدالیہ ﴾

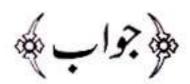
مندرجہ بالا ﴿ ٢٣﴾ ارشادات مبارکہ پیش کئے ہیں۔ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں خیرخواہی کے طور پر اپیل کی جاتی ہے کہ وہ مندرجہ بالا ارشادات عالیہ کوغور سے پڑھیں اور ان پر عمل پیرا ہوکر سید ھے جنت پہنچ جا اللیں ۱۹۳۵

وآخردعوانا ان الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلامر على حبيبه سيد الانبياء و المرسلين وعلى اله واصحابه اجمعين.



بہت ساری مذہبی جماعتیں دعوے کرتی ہیں کہ اہلسنت

او جماعت ہم ہیں لہٰذا بتایا جائے کہ ہمارے پاس کونسا معیار ہے جس سے دیکھیلیں کون سچاہےا درکون جھوٹا ہے؟



اگر بوتل میںشراب یا پیشاب بھرا ہوا دراس پرخوشنمالیبل لگا دیا جائے شربت روح افزا کا تو صرف لیبل لگانے ہے اندر کی چیز شربت روح افزانہیں بن سکتی بلکہ معیار صدافت خوشبواوریا کیزگی ہے۔ یوں ہی اگر دل میں حبیب خدا سیدا نبیاء صدر لاہ کا بغض اور ہےاد ہی کھری ہواور اس پر اہلسنت و جماعت کا خوش نمالیبل لگادیا جائے تو صرف کیبل لگانے اور دعوے کرنے سے اہلسنت و جماعت نہیں بن سکتا بلکہ خالص اور صحیح اہلسنت و جماعت وہ ہے جس کے قلم اور زبان سے رحمت کا ئنات والی دو جہاں صفیلان کی عظمت اور محبت کی خوشبوآئے۔

جن لوگوں کے دلول میں نبی اکرم شفیع اعظیم صفی کا بغض کھرا ہوا تھا وہ حاضر ہوکرفشمیں کھا کھا کر دعوے کرتے کہ آپ اللہ تعالیٰ اذاجاه ك المنافقون قبالوا نشهد انك لرسول الله.

اے میرے حبیب! جب تیرے دربار منافق حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک بالتحقیق آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں تو ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

والله يعلم انك لرسوله

کیااللہ تعالیٰ نہیں جانتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ بیشک وہ جانتا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ولیکن

والله يشهد ان المنافقين لكاذبون-

﴿ قرِ آن مجيد سوره منافقون ﴾

ہاں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ بیشک بیمنافق لوگ جھوٹے

ہیں۔

اس سے پیۃ جلا کہ صرف دعوے کرنے سے لیبل لگانے سے پچھنہیں بنتا۔اس کے برعکس جن صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے دلوں میں محبت وعظمت تھی ادب واحترام تھا انہوں نے بھی قسمیں نہیں کھائی تھیں کہ آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں بلکہ ان کے دلوں میں محبت وعظمت کی خوشبو ہی معیار صدافت تھا۔ یوں ہی جولوگ وعوے تو کریں اہلسنت و جماعت ہونے کا لیکن ترجمانی کریں خارجیوں کے نظریات کی اور بتوں کا فروں والی آیات مبارکہ نبیوں فارجیوں کے نظریات کی اور بتوں کا فروں والی آیات مبارکہ نبیوں ولیوں پر چسپاں کریں اور کہیں نبی ولی کچھنیں کرسکتے نیز کہیں

رسول کے جاہئے ہے چھہیں ہوتا۔ اور جس کا نام محمد یاعلی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

نیز بیر که ہرمخلوق برژی ہو یا جھوٹی وہ اللّٰہ کی شان کے بیر سے اللہ بیر ہے۔ سے میں میں اللہ بیر کا میں اللہ بیر ہے۔

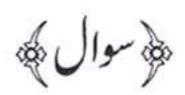
آگے ہمارے بھی ذلیل ہے۔

ایسےلوگ اہلسنت و جماعت کیسے ہوسکتے ہیں بلکہ ایسےلوگ توصحا بہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی نظر میں ساری خدائی سے بدتر ہیں۔ چنانچے بخاری میں ہے:

و کان ابن عمر براهمر شرار خلق الله. یعنی سیدناعبدالله بن عمر صحابی رضی الله تعالی عنه ایسے لوگوں کو ساری خدائی سے بدتر جانے تھے اور فرماتے بیالوگ اسلئے ساری مخلوق سے بدتر ہیں کہ: انہم انطلقوا الی آبات نزلت فی النکفار فجعلوها علیے المؤمنین۔

یعنی بیاوگ کافروں والی آیات مبارکہ کو مؤمنین ﴿ نبیوں ولیوں ﴾ پر چسپال کرتے ہیں۔

اس ارشاد مبارک کے بعد ہروہ مسلمان جس کے دل میں شمہ برابر بھی رحمت کا تنات صفح اللہ کا محبت ہوگی وہ آسانی سے جان سے کا کتاب میں کر ہرگز اہلسنت و جماعت نہیں ہوسکتے خواہ اینے پر ہزارلیبل اہلسنت کالگائیں۔



آپ نے عقیدہ کی اہمیت تو دلائل کے ساتھ بیان کردی ہے کہاس سے انکارممکن نہیں لیکن اس سے بیہ بات مترشح ہور ہی ہے کہ اعمال کی کچھ حیثیت نہیں بلکہ بیا ایک غیر ضروری اور زائد چیز ہے۔

اس کے متعلق وضاحت کریں۔



اعمال صالحہ نماز ،روزہ ، جج ،زکوۃ کوغیر ضروری اورزائد سمجھنا پیسراسر غلطی ہے کیونکہ کتاب کے آغاز میں لکھا گیا ہے دین کے دوجزوہیں ہے عقائد کی آغال کی اعمال کی

اور جب اعمال دین کا جزوقرار پائے توانکوغیرضروری یازائد
سمجھناغلط ہوا۔ نماز فرض قطعی ہے، روزہ فرض قطعی ہے، جج فرض قطعی
ہے، زکو ۃ فرض قطعی ہے ان کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج
ہوجاتا ہے ہاں عقائد اور اعمال کا آپس میں تعلق شرط اور مشروط کا
ہوجاتا ہے ہاں عقائد اور اعمال کا آپس میں تعلق شرط اور مشروط کا
ہے۔ ایمان ﴿عقیدہ ﴾ شرط ہے اور اعمال مشروط ہیں۔ قران پاک
میں ہے:
ومن عمل صالحا من ذکر وا انشی

وهو مومن فاولنك يدخلون الجنة يرزقون فيها بغير حساب.

اور جونیک کام کرتا ہے خواہ مرد ہوخواہ عورت بشرطیکہ وہ

ایماندارہوتو وہ داخل ہو نگے جنت میں رزق دیا جائے گاانہیں وہاں بغیرحساب۔﴿جمال القرآن﴾

نیز قران مجید میں ہے: مین عسل صالحا من

ذ کراوانٹی وهو مومن فلنحیینه حیوة طیبة۔ همر نجل

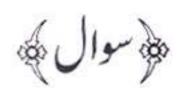
﴿ سوره کل ﴾

جو بھی نیک کام کرے مرد ہو یاعورت <u>بشرطیکہ</u> وہ مومن ہوتو ہم اسے عطا کرینگے ایک یا کیزہ زندگی۔﴿ جمال القرآن ﴾ ان دونوں آیات مبارکہ میں اعمال صالحہ کیلئے ایمان کوشرط قرار دیا گیا ہے اور بیمسلم کیمشروط شرط کامحتاج ہوتا ہے لیکن شرط مشروط کی مختاج نہیں جیسے کہ وضواور نماز ، وضونماز کیلئے شرط ہے اور نمازمشروط للهذاا گرکسی نے نماز کیلئے وضوتو کرلیا مگرکسی وجہ سے نمازینہ یڑھ سکا تو بیہیں کہا جائے گا کہ چونکہ اس نے نمازنہیں پڑھی للہذا وضو بھی نہیں رہا بلکہ اس کا وضو قائم ہے کیکن اگر کسی نے وضونہ کیا اور نماز پڑھی تو نماز نہ ہوئی کیونکہ قانون ہے ا<u>خ</u>اف ات الشرط فیات الـــمــشــــروط للهذاا گركوئي مسلمان وضوكے بغيرساري رات نماز پڑھتار ہے تواسکی ایک رکعت بھی قبول نہیں بلکہ وہ گناہ گارٹھہرے گا۔ سے میں میں سے ایک رکعت بھی قبول نہیں بلکہ وہ گناہ گارٹھہرے گا۔

یوں ہی اگر کسی کا ایمان ﴿عقیدہ ﴾ درست نہ ہوتو اذا

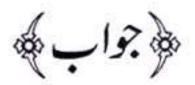
فات الشرط فات المشروط كمطابق بينك وه سارى زندگى نيكيال كرتار ہائى كوئى نيكى قبول نہيں ہے ہاں اگر كسى كا ايكان ﴿ عقيده ﴾ درست ہے مگر عملوں میں كوتا ہى ہوتو اسكى بخشش كى اميد كى جاسكتى ہے جيے كہ سيدنا امام ربانى مجدد الف ثانى قدس سرهٔ اميد كى جاسكتى ہے جيے كہ سيدنا امام ربانى مجدد الف ثانى قدس سرهٔ نے واشكاف الفاظ میں فرمادیا ہے بلکہ احادیث اربعہ جوشروع میں مذكور ہوئیں ان سے بھى روز روشن كى طرح واضح ہے كہ دارومدار مخشش كاعقائد برہے۔اللہ تعالی شيخ سمجھنے كی تو فتی عطافر مائے۔

وهوحسبنا ونعمر الوكيل وصلى الله تعاللي على على على الله تعاللي على حبيبه سيدالعالمين وعلى آله واصحابه اجمعين.



عقائد اہل سنت کو اتنی پذیرائی کیوں ملی کہ نجات و بخشش کا

دارومدارعقادءاہلسنت وجماعت قراریائے۔



بیاس کئے ہے کہ عقا کد اہلسنت و جماعت میں ادب ہے محبت اور عظمت مصطفیٰ ہے ﴿ صفیراللّٰم ﴾ بلکہ عقا کد اہلسنت و جماعت کی بنیاد ہی محبت وعظمت رسول پر ہے ﴿ صفیراللّٰم ﴾ اور محبت مصطفیٰ مساللّٰم ہی سب بجھ ہے۔

روح ایمال معزقرآل جان دیں مست حب رحمة للعالمین

﴿ مفكر مشرق علامه ا قبال ﴾

یعنی محبت مصطفلٰ علی ایمان کی روح ہے اور محبت مصطفلٰ صلالاً علی ایمان کی مصطفلٰ علی کا مغز ہے اور محبت مصطفلٰ صلالاً ہی وین کی حان ہے۔

بلكه خودسيد العالمين صارين في فرمايا: الايسومسن

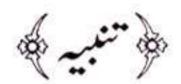
احدكم حتى اكون احب اليه من والده

وولد الناس اجمعین و هیج بخاری وسلم امتیاد اشده مین استی و ولد الناس اجمعین و هیج بخاری وسلم امتیاد استی مین سے کوئی سیح مومن نہیں ہوسکتا جب تک میری محبت اسکے دل میں اسکے باپ اولا داور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

نيزسيدالعالمين ميزاللا في الناس في الايسان على قدر تفاوته مرفى محبتى الايسان على قدر تفاوته مرفى محبتى ويتفاوتون في الكفر على قدر تفاوته مرفى ويتفاوتون في الكفر على قدر تفاوته مرفى بغضى الإايسان لمن لامحبة له الإاليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لامحبة له الإلااليسان له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلى المن لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلااليسان لمن لامحبة له الإلى لامد الإلى ل

ولاکل الخیرات ﴾
ایعنی لوگ ایمان میں برابرنہیں بلکہ جس دل میں میری محبت نیادہ ہوگی اس کا ایمان اتنائی قوی ہوگا اورلوگ گفر میں بھی برابرنہیں بلکہ جس دل میں میر ابنجی برابرنہیں بلکہ جس دل میں میر ابغض زیادہ ہوگا اس کا گفر بھی بڑا ہوگا چرفر مایا کان کھول کرسن اوجس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں جس دل میں میری محبت نہیں اس کا ایمان نہیں جس دل میں میری محبت

نہیں اس کا ایمان نہیں۔



رسول اکرم میرانی کافرمان ایک بار ہی کافی تھا مگرر حمت دوعالم میرانی نے تین بارتا کیدفرما کر ثابت کردیا کہ محبت مصطفیٰ میرانی وعالم میرانی کے بین بارتا کیدفرما کر ثابت کردیا کہ محبت مصطفیٰ میرانی کے بغیرایمان ہوہی نہیں سکتا۔اس لئے جب سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنهٔ نے در باررسالیت میں عرض کیایارسول اللہ میرانین:

انت احب الى من كل شيء الانفسى

التى بين جنبى-

یارسول اللہ علی اللہ علی محبت میرے دل میں ہر چیز سے زیادہ ہے مگر اپنی جان کی محبت میرے دل میں ہر چیز سے زیادہ ہے مگر اپنی جان کی محبت میرے دل میں حضور کی محبت سے زیادہ معلوم ہوتی ہے۔ بین کر جان دوعالم علیہ دی میں خفر مایا اے عمر:

لاتكون مومنا حتى اكون احب اليك

من نفسك

یعنی اے عمر تو ﴿ کامل ﴾ مومن نہیں ہوسکتا جب تک میری

محیت تیرے دل میں تیری جان ہے بھی زیادہ نہ ہو۔ بی^{س کر حض}رت عمر نے عرض کی: والہ ندی انساز لہ عسلیك السكت اب لانت

احب الی من نفسی التی ہیں جنبی۔ یعنی قتم اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے اب آپ کی محبت میرے دل میں میری جان سے بھی زیادہ ہے۔ یہ سن کررحمت کا کنات صدالا نے فرمایا:

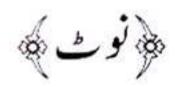
الآن ياعمر تمرايمانك

﴿ دلائل الخيرات صفحه ۱۸/شفاء قاضی عیاض صفحه ۱۵ جلد ۲ ﴾ بعنی اے عمراب تیراایمان مکمل ہوا۔

ان احادیث مبارکہ ہے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ محبت مصطفیٰ صدر لائل ہی سب کچھ ہے سرکار کی محبت کے بغیر سب سراب ہی مصطفیٰ عدر کی محبت کے بغیر سب سراب ہی سراب ہی سراب ہے سرکار کی محبت کے بغیر سب سراب ہی سراب ہے سرکار بیت ہے۔

﴿ نوٹ ﴾ مولوی نورمحمرصا ﴿ بو بندی ملک مطبع اصح المطابع نے کھا ہے کہ دلائل الخیرات کی ساری احادیث مبارکہ تھے ہیں۔ والحمد للدرب العالمین ۔ نیز بزرگان دین علماءراشخین نے بھی ثابت کیا ہے کہ حبیب خدا سیدا نبیاء صلاللہ کی محبت ہی ایمان ہے۔ چنانچہ مطالع المسر ات فاصل الإيمان مشروط باصل الحبوكمال الإيمان مشروط بكمال الحب ﴿مطالع المسر ات صفحه ٢٤﴾ یعنی اصل ایمان کیلئے رسول اکرم میلان^{ان}کی اصل محبت شرط ہے اور ایمان کے ممل ہونے کیلئے حبیب خدا مداراتیا کی کامل محبت شرط -- نیزای میں -: ومن لامحبة له الايمان له فحبه وعلي ركن الإيمال الإيمال الإيمال عبدولا يقبل الابمحبة على الابمحبة المسلم التصفح ١٨٠٠ ﴾ یعنی جس دل میں رحمة للعالمین صداللہ کی محبت نہیں اس کا ایمان ہی نہیں کیونکہ رسول اگرم صفراللہ کی محبت ایمان کارکن ہے کہ سی بندے کا ایمان بغیر محبت رسول میں لا کے نہ تو ثابت ہوسکتا ہے اور نہ

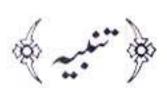
ہی قبول ہوسکتا ہے۔



بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کیلئے بھی اسکے حبیب صاحب لولاک میراللہ میراللہ کی محبت شرط ہے۔ چنانجی مطالع المسر ات میں ہے:

فمحبة الله مشروط بمحبة رسولهُ رَالَيْ اللهُ مشروط بمحبة رسولهُ رَالَيْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ اللهُ مُنْ 19 ﴾ ﴿ مطالع الممر التَّصْفَى 19 ﴾

یعنی ابلہ تعالیٰ کی محبت کیلئے اسکے حبیب وسی اللہ کی محبت شرط ہے۔ نتیجہ یہ نکال کہ جس ول میں رحمت کا کنات وسی اللہ کی محبت نہیں اس ول میں اللہ کی محبت نہیں اس ول میں اللہ کی محبت ہو، پہیں سکتی اور جس ول میں والی دو جہاں وسی اللہ کی محبت ہو، پہیں سکتی اور جس ول میں والی دو جہاں وسی اللہ کی محبت ہواسکی زبان اعتراض گنگ ہوجاتی ہے پھراسکی زبان اور اسکے قلم ہے ایس بات نکل ہی نہیں سکتی جس میں ہے او بی کا بہلو اور اسکے قلم سے ایسی بات نکل ہی نہیں سکتی جس میں ہے او بی کا بہلو



جو خص محبت رسول صورات کا دعویٰ بھی کرے اورا گرمگر کے چکر چلا کر اعتراض کی زبان بھی کھو لے جی اگر حضور صورات کوفلاں چیز کا

علم تھاتو یوں کیوں ہوااگراختیارتھا تو یوں کیوں ہوا۔اییاشخص محبت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔(۱)اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے ادبی سے

الحاصل چونکہ عقائد اہلسنت وجماعت کی بنیاد ہی محبت وعظمت مصطفیٰ صداللہ پرہے اسلئے عقائد اہل سنت و جماعت کو پیہ یذیرائی ملی که جس کاعقیدہ اہلسنت و جماعت ہوگا وہی جنت جائے گا دوسراجنت جابئ نہیں سکتا۔

واقعه المساسلات

تفسیرروح البیان میں ہے کہ جب سیدنا امام احمد بن صبل رضی اللّٰد تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں خلق قر آن کا فتنہ کھڑا ہوا تو سید ناامام احمد بن حنبل رضی الله عنداس کے مقابلے میں ڈٹ گئے کہ بیسراسر غلط ہے اور ایک سرکاری مولوی بشر مر لیبی خلیفہ کی حمایت میں امام احمہ بن حنبل رضی الله عنه کی مخالفت میں کھڑا ہو گیا۔

(۱) اگرمگر کے جواب کیلئے کتاب''البرھان'' کامطالعہ کریں۔

. کچر جب وه مولوی بشر مر لیمی مرگیا اور اسکوقبرستان میں دنن کیا گیا تو ایک نو جوان جو پہلے کا مدفون تھا اسکوکسی عزیز نے خواب میں دیکھا کہ اسکے سراور داڑھی کے بال سفید ہو چکے ہیں اس نے پوچھااے عزیز تو جب مراتھا تیرے سارے بال سیاہ تھے اب سفید کیوں ہو گئے ہیں تو اس نے جواب دیا کہاس قبرستان میں اتنے ہزار مدفون ہیں اور اپنی اپنی گورگر دن کیکن جب بشر مر کیمی **مدفون** ہوا تو دوزخ نے اس پرایک ہی چنگھاڑ ماراجس سے سب قبرستان والوں کے بال سفيد ہو گئے۔العياذ باللہ تعالی ﴿ تفسير روح البيان صفحه ٢١٦ جلد ١٠﴾ یہ ہے بدعقید گی کاوبال ۔اللہ تعالیٰ ہمیں اہلسنت و جماعت کے عقائد پر قائم ودائم رکھے۔

بجالا من انتخذ لا الله حبیبا فی الدینا والآخر لا بھائی خورکر کہ اس مولوی بشرمر لیں نے اے میری مسلمان بھائی خورکر کہ اس مولوی بشرمر لیں نے نامعلوم کتنی تبلیغیں کی ہوں گی کتنے وعظ کئے ہوں گے اور کتنی کتابیں کھی ہوں گی مگر بدعقیدگی کا وبال کہ سب کچھ غارت گیا اور وہ سزاملی کہ بناہ بخدا۔ نیز یہ مولوی بشرمر لیم سیدنا امام ابو یوسف رحمة اللہ علیہ

کا شاگردتھا مگر بعد میں اس نے اپناعقیدہ بدل کرمعتز لی عقیدہ اپنالیا جس پراس کو بیسزاملی۔

الله تعالی ہم سب کو بدعقیدہ لوگوں سے بچائے رکھے۔ آمین بجاہ حبیبہ رحمہ للعالمین عِلیجہ

﴿ناصحانه البيل﴾

الدين النصيحة ليني دين خيرخوا بي كانام ۽ ميس نے اینے مسلمان بھائیوں کی اسی دینی خیرخوا ہی کے طور پر چند صفحات قلم بند کئے ہیں تا کہ میرے بھولے بھالے مسلمان بھائی غیروں کی بناوئی باتوں اورلفاظیوں چرب زبانیوں سے متاثر ہوکرراہ حق ہے بھٹک نہ جائیں بلکہ مسلمان بھائی اینے ا کابرمثلا امام الا ولياء سيدعلي جويري داتا تنج بخش لا موري محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم جیلانی ، سلطان الهندخواجه غريب نوازاجميري، غوث ز مال خواجه بها وَالحق زكر ياملتاني ،

مخدوم الاولیاءخواجه سیدمحمد بها وَالدین شاه نقشبند بخاری، فریدالحق والدین خواجه فریدالدین شیخ شکر، شیخ الجن والانس امام ربانی مجد دالف ثانی سر مهندی

﴿ قدس الله اسرار بم ﴾

ودیگر اکابر اہلسنت وجماعت کے عقائد ونظریات کے

مطابق اپنے عقائد درست کریں اور ان حضرات کے دامن سے

وابسة ہوکرسید ھے جنت پہنچ جا کیں۔

فرمان مصطفیٰ عبرالله م: تعیشوا فی اکنافهم

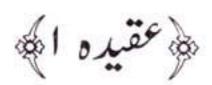
فان فيهمر رحمتي- ﴿الأمن والعلى صفحه ٢٨﴾

یعنی اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے دامن میں زندگی گزارو کہان

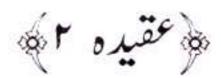
کے دامن میں اللہ تعالیٰ کی رحت ہے۔

محتاج دعا فقيرا بوسعيد غفرلهٔ

اہلسنت و جماعت کےعقا کد کامختصر بیان



الله تعالی وحدهٔ لاشریک ہےاس کا کوئی شریک نہیں نہ ذات میں نہ صفات میں نہ افعال میں وہی رازق ہے وہی خالق ہے وہی شافی ہے وہی کافی ہے وہی معین ومدد گار ہے وہی سمیع وبصیر ہے وہی حیی وقیوم ہے اس کی شان ہے ان اللّٰہ علے کل شیء قدير اى كاثان م اذا اداد شيئاً ان يقول له كن <u>فیسکون</u>ای کی ہرصفت ذاتی ہےاور مخلوق کی ہرصفت عطائی ہے۔ الله تعالیٰ کی کوئی صفت عطائی نہیں ہوسکتی مخلوق کی کوئی صفت ذاتی نہیں ہوسکتی اور بیوہ حد فاصل ہے جس پرتو حید کامضبوط ترین محل قائم ہے۔اللّٰہ تعالیٰ کے نبیوں رسولوں اور ولیوں کے پیاس علم ہے تو اللّٰہ تعالیٰ کاعطا کردہ ہے اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ کاعطا کردہ تصرف ہے تو اللّٰد تعالیٰ کاعطاہے ہے بیہ حضرات اللّٰد تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر ہیں یعنی ان حضرات کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔



لیکن عبادت اور چیز ہے اور تعظیم وتو قیر اور چیز ہے۔ تعظیم ۱۹۷۳ (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۷۳) (۱۹۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳) (۱۹۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹۳۳) (۱۹) (۱۹۳) (۱۹۳) (۱۹۳) (۱۹۳) (۱۹) (۱۹۳) (۱۹

الفت کواحمقوں نے پرستش دیا قرار

یعنی ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے نبیوں ولیوں سے محبت کرتے ہیں ان کی تعظیم وتو قیر کرتے ہیں تو احمق لوگ کہتے ہیں تم نبیوں ولیوں کی عبادت کرتے ہواور بیہ وہ تجروی ہے جس نے امت مسلمہ کے شیراز ہ کو بھیر کرر کھ دیا ہے بلکہ قر آن پاک نے بھی عبادت اور تعظیم کا الگ الگ مفہوم بیان فر مایا ہے۔ جنانچے سور ہ مائدہ میں ہے :

ومن يشرك بالله فكانما خرمن السمآء

سنواللہ کے ساتھ شریک کرنے والا گویا آسان سے گر پڑا اب یا تو اسے پرندے ایک لے جائیں یا ہواکسی دور دراز کی جگہ پھینک دے گی۔اس آیت مبارکہ کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے فرمادیا:

خالك ومن الله فانها من خالك ومن الله فانها من الله فانها من القوى القلوب. ﴿ موره ما كده آيت ٢٢﴾

یین لیااب اور سنواللہ کی نشانیوں کی جوعزت وحرمت کر ہے اس کے دل کی پر ہیز گاری کی وجہ سے بیہے۔

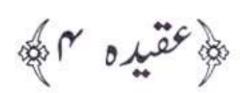
مندرجہ بالا دونوں آیات مبارکہ کاتر جمہ ہم نے اپنی طرف نہیں کیا بلکہ بیاس قرآن مجید کاتر جمہ ہے جو کہ سعودی عرب میں شاہ فہد کے پریس سے چھپا ہے۔ چنانچہاس کے سرورق پرلکھا ہے: (القرآن الكريمروترجمة معانيه وتفسير لا الى اللغة الاردية مجمع الملك فهد لطباعة المصحف الشريف صفحه ٩٢٢)

لہٰذامندرجہ بالا دونوں آیات مبارکہ نے روزروش کی طرح واضح کردیا کہ عبادت اور چیز ہے۔ واضح کردیا کہ عبادت اور چیز ہے اور شعائر اللہ کی تعظیم اور چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھنے کی تو فیق عطا کرے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی تو فیق عطا کرے۔

مرعقيره س

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ کسی کامختاج نہیں اور ساری خدائی اس کی مختاج ہے وہ جوچا ہے کرے کوئی اس سے بوچھ ہیں سکتا۔

لايسئل عما يفعل وهمر يسئلون.



اللہ تعالیٰ کے سارے نبی رسول برحق ہیں سیجے ہیں معصوم ہیں ان سب نبیوں رسولوں میں سے سب سے افضل سب سے اکمل سب سے اجمل سب سے اشرف سب سے امجد سب سے اشہر سب کی اور پھرایک نماز پڑھنے کا بھی وقت نہ ملاوہ فوت ہوگیا تو بے صحابی بن گیا بیاس صدسالہ عبادت گزارغوث قطب سے افضل ہو گیااور بیہ ساری برکتیں اس چہرہ انور کی زیارت کی ہیں جس کی تعریف قرآن پاک میں یوں ہے:قد نری تقلب و جہان والسمآ ۔۔

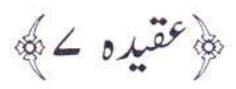
هِ عقيده ٢ ﴾

فرشتے اللہ تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں۔ ملائکہ کرام بعنی فرشتے اللہ تعالیٰ کی نافر مانی کر ہی نہیں سکتے۔

لايعصون الله ماامر همرا

فرشتے نہ مذکر ہیں نہ مونث ۔ فرشتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی

جانتائ - وما يعلم جنود ربك الاهو-



ولایت اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ایک امتیازی شان ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ولی نفلی عبادت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا قرب جاہتا ہے اور جب اے اللہ تعالیٰ کا قرب مل جاتا ہے تو اللہ تعالی فرما تا ہے میں اس کی آئھ بن جاتا ہوں وہ دیکھتا ہے تو میری قدرت سے دیکھتا ہے۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں وہ سنتا ہے تو میری میری دی ہوئی طاقت سے سنتا ہے۔ میں اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ کیڑتا ہے۔ یعنی جب ولی کی آئکھ میں قدرت الٰہی کام کرتی ہے تو وہ قریب بھی دیکھ لیتا ہے اور دور سے بھی دیکھ لیتا ہے اور دور سے بھی دیکھ لیتا ہے۔ جیسے کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے نہاوند سے اسلامی لشکر کودیکھ لیا تھا آور مدینہ منورہ سے آواز بھی پہنچا دی تھی۔ کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دی تھی۔ کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دی تھی۔ کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دی تھی۔ کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دی تھی۔ کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے دی تھی۔ کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی سینچا

جولوگ کہتے ہیں کدولی جی بہھائیں کرسکتے یا جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور بید کہ اللہ تعالیٰ نے کسی کوتصرف کی قدرت نہیں دی وہ یہودیوں کا بارٹ اداکرر ہے ہیں کیونکہ یہودیوں کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ سی کو بچھ دیتا نہیں ہے۔

قرآن مجيد ميں -: وقالت اليهوديدالله

مغلولة غلت ايديهم ولعنوا بما قالوا بليداه

مبسوطتان ينفق كيف يشآء

یہودیوں نے کہا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بند ہے کسی دیتا کچھ نہیں۔(۱)

اس کی تر دید میں فر مایا:

بلکہ اللہ تعالیٰ کے دونوں دست کرم کھلے ہیں جس کو جتنا چاہے جو جاہے عطا کرے۔(۲)

الله تعالى قرآن وحديث كوتيح مجيح كاتو فيق عطاكر _ _ حسبنا الله ونعم الوكيل وصلى الله تعالى على حبيبه سيدالعالمين شفيع المذنبين وعلى الله واصحابه اجمعين شفيع المدنبين وعلى الله واصحابه اجمعين -

ابوسعید محمد المبن غفرلهٔ ولوالدیدولا حبابه کیم ذوالحجته واس اهمطابق ۲۰ مارچ و ۱۹۹۹ء

(۱) یہود یوں پراس کہنے کی وجہ سے لعنت پڑی۔

(٢) تفصيل كيليّ ''عطاء حق'' كامطالعه كرير_